REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

۲۵ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۴۶/۱۲ ‖ ۷ فتح ۱۳۳۶ ھش ‖ ۷ دسمبر ۱۹۵۷ء ‖ نمبر ۲۸۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو معمول سے کہیں بڑھ کر کام کرنا ہوگا اور بہت زیادہ وقت دینی امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہنا ہوگا۔ احباب ان دنوں میں خاص توجہ اور زور و الحاح کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو طاقت و ہمت عطا فرمائے۔ تاکہ اس محنت شاقہ کا حضور کی صحت پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اور حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

دعاوی اور متروکہ املاک کے متعلق معلومات مہیا نہ کرنے والوں کو انتباہ

مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائیگی۔ (لیفٹننٹ جنرل اعظم خان)

کراچی ۶ دسمبر۔ مرکزی وزیر بحالیات لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خان نے متنبہ کیا ہے۔ کہ جن لوگوں نے غلط دعاوی واپس نہ لئے اور متروکہ املاک کے متعلق تمام معلومات مہیا کرنے کے حکم کی تعمیل نہ کی۔ انہیں قرار واقعی سزا دی جائیگی۔ یہ حکم مارشل لا کے ضابطہ کی شکل میں نافذ ہو چکا ہے۔

لیفٹننٹ جنرل اعظم خان کے بیان میں کہا گیا ہے — بااثر لوگوں کا ایک گروہ ناجائز طور پر حاصل کردہ اپنی مقبوضہ متروکہ جائداد کی اطلاع نہیں دے رہا۔ اس گروہ کے علاوہ ایسے لوگ بھی ہیں جو غلط دعاوی کی تصحیح کرانے میں پس و پیش کر رہے ہیں۔

حکومت نے اس ہفتے کے اوائل میں مارشل لا کا جو ضابطہ جاری کیا تھا اس میں مطلوبہ اقدام کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بھی بتایا گیا تھا۔ کہ جو لوگ مجرم پائے گئے انہیں سزا دی جائیگی سابقہ غلطیوں کی اصلاح کی میعاد اب بسرعت تمام ختم ہو رہی ہے۔ جن لوگوں نے غلط یا مبالغہ آمیز دعاوی پیش کئے ہیں یا جنہوں نے متروکہ جائداد حاصل کی غصب کی یا فروخت کی ہے۔ انہیں میں متنبہ کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ مارشل لا کے ضابطہ اور میرے سابقہ احکام پر توجہ دیں۔ جو کوئی بھی میرے انتباہ کو دانستہ طور پر نظر انداز کرے گا۔

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

سزا کا حکم سنانے سے قبل بے ضرر ملزموں کو ہتھکڑی نہ لگائی جائے

حکومت سے ڈپٹی انسپکٹر جنرلوں کی دو روزہ کانفرنس کی سفارش

لاہور ۶ دسمبر۔ پولیس کے اعلیٰ افسروں نے سفارش کی ہے کہ سزا پانے سے پیشتر صرف ایسے ملزموں کو ہتھکڑی لگائی جائے۔ جن کے بارے میں یہ خدشہ ہو کہ وہ پولیس کی حراست سے بھاگ جائیں گے یا تشدد سے کام لیں گے۔ اگر یہ تجویز منظور کر لی گئی۔ تو آئندہ کسی بے ضرر ملزم کو اس وقت تک ہتھکڑی نہیں لگائی جائے گی۔ جب تک اسے سزا کا حکم نہیں سنا دیا جاتا۔

اس تجویز کی سفارش پولیس کے ڈپٹی انسپکٹر جنرلوں کی دو روزہ کانفرنس کے آخری اجلاس میں متفقہ طور پر منظور کی گئی ہے۔ پولیس افسروں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ کسی شخص کو عدالت کی طرف سے قطعی طور پر مجرم قرار دینے سے قبل گرفتاری کے وقت ہتھکڑی لگانے کا موجودہ طریق کار انسانی وقار کے منافی ہے۔ کانفرنس نے حکومت سے یہ استدعا کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے کہ صوبہ میں پولیس کے کام اور دیگر متعلقہ امور پر غور و خوض کیلئے پولیس کمیشن مقرر کیا جائے پہلا کمیشن ۱۹۰۲-۳ء میں مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد صرف دو کمیٹیوں نے ۱۹۲۴ء اور ۱۹۲۹ء میں پولیس کے امور پر غور کیا۔

اقوام متحدہ کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل پروفیسر اے ایس بخاری کا انتقال

نیویارک ۶ دسمبر۔ نامور مدبر۔ مشہور ماہر تعلیم۔ منفرد ادیب اقوام متحدہ میں پاکستان کے سابق مندوب اور اس بین الاقوامی ادارہ کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل (اطلاعات) پروفیسر احمد شاہ بخاری کل صبح یہاں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر ساٹھ سال تھی۔ اور آپ ماہ رواں کے آخر میں اس عہدہ سے ریٹائر ہونے والے تھے۔ پروفیسر بخاری نے اقوام متحدہ میں خوب نام پیدا کیا۔ اقوام متحدہ میں یہ کیفیت تھی۔ کہ جب پروفیسر بخاری کی تقریر ہوتی تو ساری گیلریاں کھچا کھچ بھر جاتی تھیں۔ آپ کی تقاریر شکسپیر اور دوسرے بلند پایہ انگریزی مصنفین کے حوالوں سے مزین اور لطیف مزاح کا رنگ لئے ہوئی تھیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ربوہ میں تشریف آوری

ربوہ ۶ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کل لاہور سے بذریعہ موٹر کار ربوہ تشریف لائیں۔ پچھلے دنوں انفلوئنزا کے باعث آپ کی طبیعت بہت ناساز رہی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ البتہ کھانسی کی کچھ تکلیف ابھی باقی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

مغربی پاکستان میں گوشت کا ناغہ

لاہور ۶ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق مارشل لا کے ضابطہ کے پیش نظر مغربی پاکستان میں اب منگل اور بدھ کی بجائے جمعرات اور جمعہ کو گوشت

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۵۶ء

جہاد کی حقیقت

ہفت روزہ لاہور میں ایک مقالہ "امن عالم اور اسلام" جو ڈاکٹر سراج الحق ڈھاکہ یونیورسٹی (مشرقی پاکستان) نے الندوۃ العالمیہ الاسلامیات میں پیش کیا شائع ہوا ہے۔ یہ مقالہ واقعی قابل تعریف ہے اور ہم اسے آج کے الفضل میں کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں۔ موجودہ اداریہ میں ہم مقالہ مذکور کے صرف ایک حصہ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں جس میں "جہاد کا نظریہ" کی ذیلی سرخی کے تحت موصوف نے جہاد کے متعلق اظہار خیال کیا ہے۔ یہ حصہ ہم پھر یہاں بھی نقل کرتے ہیں۔

"جہاد کو لوگوں نے غلطی سے جنگ کا مترادف سمجھ لیا ہے۔ جہاد اللہ کے راستے میں کوشش کرنے کا نام ہے جس کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں جن میں اپنے تحفظ اور قیام امن کے لئے دشمنوں سے جنگ کرنا بھی شامل ہے۔ البتہ جب بھی ہم قرآن پاک کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے . . . . .

. . . .

. . . . کہ قرآن پاک بار بار اس لفظ کو نفسانیت اور بدی کے خلاف جدوجہد کرنے کے معنے میں استعمال کرتا ہے۔

اسلام کے خلاف یہ الزام کہ تلوار کے زور سے اس کی اشاعت ہوئی۔ کیا تاریخی حیثیت سے اس الزام میں کوئی صداقت نہیں۔ اگر ہم ان غزوات اور جنگوں پہ نگاہ ڈالیں۔ جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفاء کے ابتدائی عہد میں پیش آئیں۔ اور جن کے زمانے میں بے شمار ملکوں نے اسلام قبول کیا۔ تو یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ کوئی جنگ جارحانہ نہیں تھی۔ بلکہ ساری کی ساری مدافعانہ تھیں فتح مکہ کے دن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عفو و کرم گستری کی مثال پیش کی اس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔

دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ آپ نے مکے پر چڑھائی کی۔ اگر چاہتے تو بڑی آسانی سے ان سارے کافروں کو برباد کر دیتے۔ جنہوں نے ہجرت سے پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جان لینے کی ہر طرح کوشش کی تھی۔ مگر آپ نے ان سب کو معاف کر دیا۔

قرآن پاک اسلام کی اشاعت کے لئے کبھی جنگ کی صلاح نہیں دیتا۔ اس کا تو اعلان عام ہے۔ لکم دینکم ولی دین تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین۔

قرآن کریم میں اللہ تعالے نے واضح فرمایا ہے۔ کہ جہاد بالسیف کن حالات میں ہو سکتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

اذن للذین یقاتلون
بانھم ظلموا وان اللہ
علیٰ نصرھم لقدیر

یہ آیہ کریمہ دراصل ایسے "جہاد" کی صحیح نوعیت بیان کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں جہاد بالسیف کے لئے خاص شرائط ہیں۔ ان شرائط کی غیر موجودگی میں ہر قتال جو مسلمانوں اور غیر مسلموں میں واقع ہو جہاد نہیں کہلا سکتا۔ اس معاملہ میں صرف یہی نہیں دیکھا جائے گا کہ آیا قتال دین کے لئے تھا یا نہیں۔ کیونکہ شاید ایسا کوئی عالم نہیں۔ جو دین کو تلوار کی نوک پر پھیلانے کو جائز قرار دیتا ہو۔ اس کے باوجود مسلمانوں کی تاریخ میں ہمیں ایسے واقعات ملتے ہیں۔ کہ بعض حکمرانوں نے محض جوع الارض کے لئے قتال کیا۔ لیکن درباری اہل علم حضرات نے اس کو جہاد کے نام سے نامزد کیا۔ اگرچہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے جس جہاد کا حکم دیا ہے۔ اس کی شرائط موجود ہوں تو جہاد نہ کرنا مستوجب مواخذہ ہے۔

صلیبی جنگوں میں عیسائی حکمرانوں نے بھی محض جوع الارض کے لئے عوام کے مذہبی جذبات سے فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح دوسری اقوام بھی کرتی رہی ہیں۔

آج بھی مذہب کے نام سے نہ سہی امن کے نام سے یورپین اقوام محض جوع الارض کی خاطر سرد اور گرم جنگ میں مصروف نظر آتی ہیں۔ چنانچہ روس اور امریکہ دونوں ہی "امن" کے نام سے ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہیں۔ لیکن اگر ان کی نیتوں کا تجزیہ کیا جائے۔ جو کچھ مشکل نہیں۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ دراصل یہ دونوں بلاک تمام دنیا پر اپنے غلبہ اور نفوذ کے لئے ایسا کر رہے ہیں اور امن کو محض انہوں نے اپنی اغراض کا محض پردہ بنایا ہوا ہے۔ جس کی وجہ ظاہر ہے کہ تمام دنیا آج امن کی طالب ہے۔ اس لئے دنیا کے عوام کو امن کے نام پہ اپنا ممد و معاون بنانا بہت آسان ہے۔

الغرض بہت سی جنگیں حکمرانوں نے محض اپنے اقتدار کے لئے لڑیں۔ مگر درباری اہل علم حضرات سے جہاد کا فتوے حاصل کیا۔ اگرچہ آج یہ بہت مشکل سوال ہے۔ کہ ہر قتال کو جہاد کی شرائط پر جانچ کر بتایا جائے کہ ان جنگوں میں کونسی جہاد کی اسلامی شرائط پر پوری اترتی ہیں۔ اور کونسی نہیں اترتیں۔

اس کے باوجود ایک بات واضح ہے کہ اس صورت حال نے اسلام کی اشاعت کے متعلق ایک بہت بڑا مغالطہ تاریخ میں پیدا کر دیا ہے۔ اور نہ صرف اغیار نے بلکہ اپنوں نے بھی اس سے ٹھوکر کھائی ہے۔ اغیار نے تو اسلام پر یہ الزام تراشا کہ یہ تلوار کی نوک پر پھیلایا گیا ہے اور اپنوں نے اس الزام کو اس طرح تقویت دی۔ کہ انہوں نے دفاعی اور جارحانہ اقدامات دونوں کو ہی مسرے سے ختم کر دیا۔ اور کہنا شروع کر دیا کہ اغیار کے ہاتھ سے بزور شمشیر طاقت چھین لینا بھی اسلامی جہاد کی تعریف میں آتا ہے۔

گزشتہ صدی میں بہت سے اہل علم حضرات نے اس مغالطہ کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور تمام راسخ الخیال لوگ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں جس نتیجہ پر اس مقالہ کا لکھنے والا پہنچا ہے۔ جس کا ذکر ہم نے شروع میں کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس تاریخی مغالطہ نے اشاعت اسلام کے کام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور تبلیغ اسلام کے راستہ میں یہ ایک بڑی روک بنا ہوا ہے۔

دراصل جہاد فی سبیل اللہ جو طاقت کے استعمال سے کیا جاتا ہے۔ چند نہایت ضروری شرائط سے مشروط ہے۔ جب تک وہ شرائط موجود نہ ہوں۔ اسلام میں تلوار کا استعمال ناجائز ہے۔ چونکہ گزشتہ صدیوں میں ان شرائط کو غلط ملط کر دیا گیا تھا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ از سر نو اس نازک ترین مسئلہ کی وضاحت کی جاتی۔

اس کا یہ بھی نقصان ہوا ہے کہ حقیقی جہاد کا تصور محو ہو گیا ہے۔ حالانکہ شرائط کی موجودگی میں جہاد فرض ہے۔ اور اس سے جی چرانا قابل مواخذہ ہے۔ آنحضرت صلعم کی یہ حدیث بھی قابل غور ہے کہ من قتل دون مالہ فھو شھید جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ ضلع جھنگ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

جلسہ سالانہ پر آنیوالی مستورات کیلئے ضروری اعلان

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والی مہمان مستورات اپنے ہمراہ ایک پلیٹ۔ ایک گلاس اور ایک بالٹی لیتی آویں۔ تاکہ ان کو جلسہ کے ایام میں سہولت رہے۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۵۸ء

ناروے اور سویڈن میں احمدیہ مشن کی کامیاب تبلیغی مساعی

کثیر الاشاعت اخبارات میں اسلام کا چرچا۔ نومسلموں سے ریڈیو انٹرویو

تقریر اور لٹریچر کی تقسیم

(از مکرم سید کمال یوسف صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

۲۸ اگست ۱۹۵۸ء بروز جمعرات سکنڈے نیویا مشن سٹاک ہالم سے منتقل کر کے اوسلو میں قائم کیا گیا۔ اوسلو میں آتے ہی ناروے کے سب سے بڑے روزنامہ میں ایک مفصل انٹرویو مشن کے متعلق شائع ہوا گیا اس کے معاً بعد ایک پبلک اجلاس بلایا گیا جس کے لئے ذاتی دعوت نامے اور اخبار میں اعلان کے ذریعہ عوام کو دعوت دی گئی۔ جلسہ خدا کے فضل سے بڑا کامیاب رہا۔ جلسہ کی کاروائی تقریباً تین گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد خاکسار کو ہیگ کانفرنس میں شمولیت کے لئے جانا پڑا۔ اور وہاں بھی ایک تقریر کا موقع ملا۔ واپسی پر ڈنمارک کچھ عرصہ کے لئے قیام کیا گیا۔ وہاں ایک عام اجلاس بلایا گیا۔ اخبار میں اعلان ہوا اور کالجوں، سکولوں اور معروف اداروں کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔ اجلاس میں خدا کے فضل سے کافی حاضری تھی۔ جس میں طالب علم اور پادری بھی شامل ہوئے۔ اور انہوں نے تقریر کے بعد بہت سے سوالات کئے۔ خاکسار کی تقریر کے علاوہ مسٹر ٹیڈ سن (محمد عبد السلام صاحب) نو احمدی نے بھی معجزات قرآن مجید پر بڑے اچھے پیرایہ میں تقریر کی۔ اس موقع پر ڈنمارک کے سب سے بڑے اخبار نے خاکسار کا انٹرویو لیا۔ اور تفصیل کے ساتھ نمایاں جگہ پر شائع کیا۔ دو تقریریں ایک پبلک سکول میں کرنے کا موقع ملا جس کے نتیجہ میں بہت سے خطوط اب تک آ رہے ہیں۔ ڈنمارک کے پانچ مشہور اخبارات نے خاکسار کی تقریر کے خلاصہ کو شائع کیا۔ اور بعض اخباروں نے انٹرویو بھی لئے جب اخبارات کو علم ہوا کہ ڈنمارک کے بعض مقامی لوگوں نے احمدیت کو قبول کر لیا ہے اور وہ باقاعدہ نماز روزہ کی پابندی کرتے ہیں۔ تو ان کی دلچسپی اور بڑھی۔ اور انہوں نے ہمارے نومسلم بھائی کا ایک مفصل انٹرویو اپنے خاص ایڈیشن میں شائع کیا۔ جس میں تفصیل کے ساتھ تعلیمات اسلامی کا ذکر کیا۔ پھر یہ دلچسپی یہیں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ سٹیٹ ریڈیو نے درخواست کی کہ ہمارے نومسلم بھائی ریڈیو پر مذہبی مذاکرہ میں حصہ لیں۔ چنانچہ ہمارے نومسلم بھائی نے سٹیٹ پادری کے ساتھ ریڈیو پر مذہبی مذاکرہ میں حصہ لیا۔ مذاکرہ کا موضوع ”نجات“ تھا اس مذاکرہ کے بعد بہت سے تعلیم یافتہ لوگوں کے خطوط آنے شروع ہوئے جن میں سے بعض پادری اور ڈاکٹر ہیں۔ اسلام کے اس طرح کے عام چرچا سے سویڈن میں بھی بیداری کی ایک نئی لہر پیدا ہوئی چنانچہ سویڈن میں بھی ایک نومسلم کا انٹرویو شائع ہوا۔ جس کے معاً بعد ریڈیو نے مذہبی مذاکرہ کے لئے دعوت دی۔ خدا کے فضل سے ہمارے نومسلم بھائی نے بڑی کامیابی کے ساتھ اس تبلیغی موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھایا عرصہ زیر رپورٹ میں نومسلموں کو نماز کے اسباق دیئے جاتے رہے۔ اور قرآن مجید ناظرہ پڑھایا گیا۔ نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ ڈنمارک، سویڈن، فن لینڈ اور ناروے کی تمام مشہور لائبریریوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام، اسلامی اصول کی فلاسفی اور لائف آف محمد کے نسخے تقسیم کئے گئے اور سویڈن کے مشہور مستشرق کو جو تاریخ اسلام پر تقریر کرنے والے تھے کتاب ”احمدیت یعنی حقیقی اسلام“ پیش کی گئی۔ اس سے قبل بھی ان کے مطالبہ پر اسلام کا لٹریچر انہیں دیا گیا ۱۹۵۶ء میں انہوں نے تاریخ ادیان پر ایک مشہور کتاب سویڈش زبان میں لکھی تھی۔

یہاں کے عوام کو ایک بڑی دلچسپی اور تعجب کی بات یہ نظر آتی ہے کہ نومسلم دوسرے عیسائی لوگوں کی طرح طالب علم، استاد یا دفتروں میں کام کرنے کے باوجود پانچ وقت نماز کی پابندی کس طرح کرتے ہیں مثلاً اوسلو کے ایک طالب علم کے متعلق ایک پریس نوٹ شائع ہوا کہ یہ نومسلم طالب علم باقاعدہ رمضان میں روزے رکھتا رہا ہے۔ اور نماز کا اتنا پابند ہے کہ جب ظہر اور عصر کی نماز کا وقت سکول میں آتا ہے تو استاد سے اجازت لے کر نماز کے لئے کلاس روم سے باہر چلا جاتا ہے۔ اور قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کرتا ہے ایک سویڈ نومسلم کے متعلق پریس نوٹ شائع ہوا کہ جب اسے واجبی فوجی تعلیم کے لئے فوج میں داخل ہونا پڑا۔ تو سویڈن کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ اس نوجوان نے براہ راست بادشاہ سے نماز کو صحیح اوقات پر ادا کرنے کے لئے رخصت کی درخواست کی۔ جسے منظور کر لیا گیا۔ جب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سٹاک ہالم تشریف لائے اس وقت یہ نوجوان فوج میں تھا۔ اور کسی قسم کی رخصت لینا اس کے لئے بہت مشکل تھا مگر اس نے حکومت سے درخواست کی۔ کہ میرے مذہبی امام کا بیٹا سٹاک ہالم آیا ہوا ہے۔ لہذا انکی ملاقات کے لئے رخصت دی جائے چنانچہ ان کی رخصت اس بنا پر منظور ہو گئی ہمارے نومسلم دوست نہ صرف یہ کہ نماز روزہ اور چندہ میں باقاعدہ ہیں بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے لئے بھی بہت اخلاص اور غیرت رکھتے ہیں۔ چند دن ہوئے اتفاقاً

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن کریم عقلی اور فطری تقاضوں کو پورا کرتا اور زندہ خدا کو پیش کرتا ہے

یہ خوبی قرآنی تعلیم میں ہے۔ کہ اس کا ہر ایک حکم معلل باغراض و مصالح ہے۔ اور اس لئے جا بجا قرآن کریم میں تاکید ہے کہ عقل۔ فہم۔ تدبر۔ فقاہت اور ایمان سے کام لیا جائے۔ اور قرآن مجید اور دوسری کتابوں میں یہی مابہ الامتیاز ہے۔ اور کسی کتاب نے اپنی تعلیم کو عقل اور تدبر کی دقیق اور آزاد نکتہ چینی کے آگے ڈالنے کی جرأت ہی نہیں کی۔ برخلاف اس کے فرقان مجید کی یہ تعلیم ہے۔ ان فی خلق السموٰت والارض واختلاف اللیل والنھار لاٰیٰت لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ الاٰیۃ (آل عمران) یعنی آسمانوں کی بناوٹ اور زمین کی بناوٹ اور رات اور دن کا آگے پیچھے آنا دانشمندوں کو اس اللہ کا صاف پتہ دیتے ہیں۔ جس کی طرف مذہب اسلام دعوت دیتا ہے اس آیت میں کس قدر صاف حکم ہے کہ دانشمند اپنی دانشوں اور مغزوں سے بھی کام لیں۔ اور جان لیں۔ کہ اسلام کا خدا ایسا گورکھ دھندا نہیں کہ اسے عقل پر پتھر مار کر بہ جبر منوایا جائے اور صحیفہ فطرت میں کوئی بھی ثبوت اس کے لئے نہ ہو۔ بلکہ فطرت کے وسیع اوراق میں اس کے اس قدر نشانات ہیں جو صاف بتلاتے ہیں کہ وہ ہے۔ ایک ایک چیز اس کائنات میں اس نشان اور تختہ کی طرح ہے جو ہر سڑک اور گلی کے سر پر اس سڑک یا محلہ یا شہر کا نام معلوم کرنے کے لئے لگایا جاتا ہے خدا کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اور اس موجودہ ہستی کا پتہ ہی نہیں۔ بلکہ مطمئن کر دینے والا ثبوت دیتی ہے۔ زمین و آسمان کی شہادتیں کسی مصنوعی اور بناوٹی خدا کی ہستی کا ثبوت نہیں دیتیں۔ بلکہ اس خدائے احد الصمد لم یلد ولم یولد کی ہستی کو دکھاتی ہیں۔ جو زندہ اور قائم خدا ہے اور جسے اسلام پیش کرتا ہے۔

بات اصل میں یہ ہے کہ انسان کی فطرت ہی میں الست بربکم قالوا بلیٰ نقش کیا گیا ہے اور تثلیث سے کوئی مناسبت جبلت انسانی اور تمام اشیائے عالم کو نہیں۔ ایک قطرہ پانی کا دیکھو تو وہ گول نظر آتا ہے۔ کہ توحید کا نقش قدرت کی ہر ایک چیز میں رکھا ہوا ہے خوب غور سے دیکھو کہ پانی کا قطرہ گول ہوتا ہے اور کروی شکل میں توحید ہی ہوتی ہے۔ اسلئے کہ وہ جہت کو نہیں چاہتی! اور مثلث شکل جہت کو چاہتی ہے۔ چنانچہ آگ کو دیکھو شکل بھی مخروطی ہے! اور وہ بھی کروی اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس سے بھی توحید کا نور چمکتا ہے۔ زمین کو لو اور انگریزوں ہی سے پوچھو کہ اسکی شکل کیسی ہے؟ کہیں گے گول۔ الغرض طبعی تحقیقاتیں جہاں تک ہوتی چلی جائیں گی۔ وہاں توحید ہی توحید نکلتی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ اس آیت ان فی خلق السموٰت والارض الایہ میں بتلاتا ہے کہ جس خدا کو قرآن مجید پیش کرتا ہے اس کے لئے زمین و آسمان دلائل سے بھرے پڑے ہیں

(ملفوظات صفحہ ۶۰-۶۲)

خاکسار نے ایک نو احمدی دوست سے پوچھا کہ اگر ان کے پاس اسلامک ریویو مطبوعہ ووکنگ کا تازہ پرچہ ہو تو دیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ عرصہ ہوا انہوں نے بند کر دیا ہے اور کہا کہ میں نے چندہ دیا ہوا تھا لیکن جب میں نے اسلامک ریویو میں ایسا مضمون پڑھا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کے خلاف لکھا گیا تھا تو میں نے درخواست کی کہ اسے میرے نام پر بھیجنا فوراً بند کر دیں۔ اس عرصہ میں خدا کے فضل سے بہت سے مستشرقین کی کتب کے مطالعہ کا موقع ملا۔ حال ہی میں ایک نئی کتاب (Mahammad and The Islamic Tradition) پڑھنے کا موقع ملا۔ یہ کتاب اسی سال پہلے فرنچ میں طبع ہوئی تھی اور اس کے معاً بعد Jean. M. Watt نے اس کا انگریزی ترجمہ شائع کیا ہے اس کا انداز بیان اچھوتا ہے۔ مصنف کا عام طرز بیان قابل تعریف اور ہمدردانہ ہے۔ کم از کم گب اور گولیوم سے اچھا ہے کوپن ہیگن کی لائبریری میں ایک کتاب احمدیت کے متعلق جو ایک عیسائی پادری نے لکھی ہے۔ دیکھنے کا موقع ملا۔ اس کا ایک حوالہ درج ذیل ہے۔

"(حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناقل) آپ ہر وقت اور بار بار اپنی وحی اور صداقت کی خاطر ہر چیز کا خطرہ مول لینے کے لئے تیار تھے۔ اور آپ کا ایسا کرنا آپ کے غیر معمولی اطمینان قلب کی نشانی ہے اور ایسی علامات ایسے ہی صاف ضمیر کے آدمی سے ظہور میں آسکتی ہیں۔ جو دل کی گہرائیوں سے صداقت پر قائم ہو۔ اس بارے میں (یعنی وحی) اور پیشگوئیاں اور بہت سے دیگر امور میں انسان واضح طور پر اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ آپ بھی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ناقل) اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) دونوں کی ذہنی ساخت بہت سے اہم مسائل میں ایک دوسرے سے بالکل مشابہ اور مماثل ہے۔"

(احمدیہ تحریک، مصنفہ پادری کرسٹوفرسن مطبوعہ کوپن ہیگن سنہ ۱۹۲۹ء، صفحہ ۲۲-۲۳)

عرصہ زیر رپورٹ میں وسیع پیمانے پر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ایک ایوننگ کالج میں جب اسلام کے موضوع پر تقریر ہوئی تو وہاں پر بھی لٹریچر تقسیم ہوا۔ بہت سے نئے دوست اسلام سے دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبولیت اسلام کی بھی توفیق دے۔ اس عرصہ میں ایک دوست نے سورہ بقرہ تک قرآن مجید کا سویڈش میں ترجمہ کیا اور انٹرپریٹیشن آف اسلام کا ڈینش میں۔ چھ مقامی میٹنگز بھی بلائی گئیں۔

تحریک جدید کی اہمیت

(از مکرم ماسٹر رفیع احمد صاحب چک منگلہ ضلع سرگودھا)

وصیت کی طرح تحریک جدید بھی اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے سلسلے میں جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ تحریک جدید کی داغ بیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ ۱۹۳۴ء میں ڈالی گئی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

کسی بھی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جتنا بڑا مقصد ہو اس کے لئے اتنی ہی بڑی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دنیا میں بقائے انسب (Survival of The fittest) کا قانون رائج ہے یعنی دنیا کی ہر ادنیٰ چیز اعلیٰ پر قربان ہوتی ہے۔ پس چونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے سپرد اس زمانہ میں ایک بہت بڑا کام کیا ہے۔ اس لئے ہمیں اس مقصد عظیم کو حاصل کرنے کے لئے قربانیاں بھی شاندار قسم کی پیش کرنا ہیں۔ اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کیلئے متواتر جدوجہد کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی پرسوز دعاؤں کی ضرورت ہے تاکہ خدا تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے عہد کو یاد رکھیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور اس کے ماتحت اپنی اصلاح کریں اور اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ اس معیار پر پورے اتر سکیں۔ جس کا تقاضا ہم سے ہماری بیعت کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"بیعت کے معنے بیچ دینے کے ہیں۔ پس جو شخص درحقیقت اپنی جان اور مال اور آبرو کو اس راہ میں نہیں بیچتا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں۔"

کیا ہم نے کبھی سوچا ہے کہ صحابہ کرام کے اوصاف کیا تھے۔ جن کی وجہ سے ہم ان کو بابرکت سمجھتے ہیں۔ صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسول کی محبت میں فنا تھے ان کا نوافل و تہجد گذاری اور عبادات میں شغف۔ محبت قرآن و اشاعت اسلام عشق الٰہی اور فدائیت یہی وہ چیزیں ہیں جن کی وجہ سے ان کو یہ مقام بخشا گیا۔ کیا ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہم بھی اپنی حرکات و سکنات اپنے افعال و اقوال میں صحابہ کرام کی پیروی کر رہے ہیں۔ اگر نہیں تو ہمیں بھی اپنی زندگیوں میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ میں بھی اکثریت ایسی ہے۔ کہ جس نے اسلام کے احیاء کی خاطر اپنی جان۔ مال وقت اور عزت کی قربانی پیش کی۔ اور انہی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ فخر سے کہہ سکتی ہے کہ دنیا سے احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اور اسلام کا نام دنیا کے گوشہ گوشہ تک پہنچایا جا چکا ہے۔ اور قرآن کی عزت دلوں میں قائم کی جا چکی ہے۔ آج ہمارے امام نے ہمیں پھر پکارا ہے۔ سو ہمیں اپنی روایات کو قائم رکھنا چاہیئے۔ آؤ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کہ یا ایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ (کہ اے مسلمانو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ) ایک دفعہ پھر قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ گو تحریک جدید کا چندہ اختیاری ہے مگر ہم میں سے کوئی باقی نہ رہے۔ جس نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو اور ہم میں سے ہر شخص کوشش کرے کہ اس کے ماحول میں کوئی ایسا مرد یا عورت باقی نہ رہ جائے جس نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔ خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہونے والے ہیں مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم (یعنی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک اپنی حالت خود نہ بدلے) کافی زمانہ گذر چکا ہے۔ اب ہمیں اپنی قربانیوں کو تیز کرنا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

اگر ہم پورے اخلاص اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے فرائض کو ادا کریں۔ تو ہمارا مہربان اور شکرگذار آقا ہمیں کبھی نہیں بھولے گا۔ بلکہ ہم بھی اپنے بزرگوں کی طرح زندہ جاوید ہو جائیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے مقصد کو سمجھ سکیں۔ اور اس طرح نہ صرف اپنے لئے اللہ تعالیٰ کا فضل جذب کریں۔ بلکہ اپنی اولادوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی برکتوں سے بھرپور زندگیاں بسر کرنے کی بنیادیں استوار کر دیں۔ آمین اللھم آمین۔

خاص توجہ کی ضرورت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آثار بتا رہے ہیں کہ تحریک وقف جدید کا مستقبل انشاء اللہ تعالیٰ بہت شاندار ہوگا۔ دوست اس تحریک کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں اور ایک دوسرے کو اس میں شامل ہونے کی تحریک بھی کرتے رہیں۔ ...... اس وقت واقفین زیادہ ہیں اور چندہ کی آمد نسبتاً کم ہے اس لئے چندہ کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔"

احباب جماعت اپنے آقا کے اس ارشاد گرامی کی روشنی میں چندہ وقف جدید جلد از جلد پورا کرنے کی طرف توجہ فرمادیں۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

مولوی رحمت علی صاحب مرحوم رضؓ

(از مکرم مولوی محمد صادق صاحب فاضل مبلغ سنگاپور)

مکرم مولانا رحمت علی صاحب مرحوم سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا ۳۱/اگست کو وفات پا کر ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ مجھے صرف ان کے ساتھ صرف چار ماہ تک کام کرنے کا موقعہ ملا۔ جو کچھ مجھے مولانا صاحب مرحوم کے متعلق معلوم ہے وہ میں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں تا کہ پڑھنے والوں کے قلوب میں ان کی بلندی درجات کے لئے دعا نکلے۔

جب مولانا مرحوم ۱۹۲۵ء میں سماٹرا روانہ ہونے والے تھے تو میں مدرسہ احمدیہ کی چوتھی جماعت میں تعلیم حاصل کر رہا تھا مجھے ان سے کوئی واقفیت نہ تھی۔ لیکن اردگرد کے لوگوں سے سنتا تھا کہ مولوی رحمت علی صاحب ایک سیدھے سادھے انسان ہیں۔ علمیت بھی کوئی ایسی نہیں گو مولوی فاضل کے امتحان کی صنف حاصل کر چکے ہیں لیکن بات چیت سے معلوم نہیں ہوتا کہ آپ دینی علم سے واقفیت رکھتے ہیں نے دیکھا کہ لوگ حیران تھے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کس بات کو دیکھ کر انہیں ایک نئے ملک میں تبلیغ کے لئے منتخب فرمایا۔ روانگی کا وقت آیا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی معیت میں سینکڑوں احمدیوں نے اپنی دعاؤں کے ساتھ آپ کو الوداع کہا۔ چند دن کے بعد اطلاع آئی کہ مولانا رحمت علی صاحب بخیر وعافیت سماٹرا کے ایک گاؤں تاپاتوان میں جو اچیہ کے علاقہ میں ہے پہنچ گئے ہیں۔ اور ایک دو ماہ ہی گذرے تھے کہ اطلاع آگئی کہ مولانا رحمت علی صاحب کے ذریعہ ایک قصبہ میں جماعت قائم ہو گئی ہے۔ خبر سن کر تمام دیار میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اور جماعت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نظر انتخاب اور دعاؤں کی مقبولیت اور خدا تعالےٰ کی قدرت کا مشاہدہ کرنے لگی۔

انڈونیشیا کے باشندے عموماً سیدھے سادھے ہیں۔ لیکن اس علاقہ کے لوگ جہاں مولانا صاحب مرحوم نے پہلی جماعت قائم کی۔ سخت طبیعت۔ متعلد اور متعصب ہیں اور ذرا سے اعتقادی اختلاف پر دوسرے کو قتل کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ یہی ایک علاقہ ہے جس کے لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ کافر کو محض کفر کی وجہ سے قتل کر دینا کار ثواب ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ انہی وجوہ کے زیر نظر مولانا صاحب کے بعد ہمارے مبلغین نے اس علاقہ کی طرف کوئی زیادہ توجہ نہیں دی۔ جب ابھی میں مولانا رحمت علی صاحب کے ماتحت تھا (۱۹۳۳ء) تو مولانا صاحب کے حکم کے ماتحت میں اس علاقہ کے مرکزی شہر "کوتاراجہ" میں پہنچا۔ سخت مخالفت ہوئی۔ کسی شخص کو جرأت نہ ہوتی کہ میرے پاس دن کے وقت آئے۔ رات کو چھپ چھپ کر آتے اور کچھ سن جاتے۔ اور بڑی مشکل سے پانچ ماہ کے عرصہ میں چودہ آدمیوں نے بیعت کی۔

انہی دنوں جاوا سے مولانا رحمت علی صاحب کی طرف سے خط ملا کہ یہاں ایک بہت بڑا مباحثہ ہونے والا ہے کتابیں اور نوٹ لے کر فوراً پہنچ جاؤ۔ حکم کی تعمیل میں میں وہاں پہنچا۔ اور بنڈونگ شہر میں ایک زبردست مناظرہ ہوا۔ چونکہ یہ پہلا مباحثہ تھا۔ اس لئے ہماری طرف سے مولانا رحمت علی صاحب اور مولانا ابوبکر ایوب صاحب اور خاکسار مناظر مقرر ہوئے۔ اور فریق مخالف کی طرف سے حسن صاحب۔ احمد سورکاتی صاحب اور حاجی عبد اللہ صاحب۔

مباحثہ کے بعد جب میں واپس روانہ ہونے لگا تو میں نے مولوی صاحب سے مشورہ کیا۔ مولانا صاحب نے فرمایا چونکہ وہاں (اچیہ میں) ترقی خاطر خواہ نہیں اس لئے اس کے قریب کے کسی علاقہ کو منتخب کرنا چاہیئے چنانچہ اس پر خاکسار نے سماٹرا کے دار الحکومت شہر میدان کو منتخب کیا۔ اور وہاں تین چار ماہ کے اندر اندر ستر اسی افراد پر مشتمل ایک جماعت قائم ہو گئی جو اب تک قائم ہے۔

یہ واقعہ خاکسار نے اس لئے بیان کیا ہے تا احباب کو معلوم ہو جائے کہ جس جگہ مولانا صاحب نے سب سے پہلے قدم رکھا وہ انڈونیشیا کے ان علاقوں میں سے ہے جو احمدیت کے لئے سخت ثابت ہوئے ہیں بلکہ سخت ترین علاقہ تھا۔ اور باوجود اس کے پھر دو چار ماہ میں مولانا صاحب وہاں سو سے اوپر افراد پر مشتمل جماعت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

وہاں سے فروری ۱۹۲۶ء میں پاڈانگ تشریف لے گئے۔ پاڈانگ کا علاقہ انڈونیشیا میں مذہبی فوقیت رکھتا ہے۔ یہاں کے لوگوں کو مذہب سے محبت ہے اور مذہبی علم کے حاصل کرنے کا شوق بھی ہے۔ اس علاقہ میں اسلامیہ کالج قائم ہیں نہ صرف مردوں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ عورتوں کے لئے بھی۔ انڈونیشیا کے بڑے اور مشہور علماء اسی علاقہ کے باشندے ہیں۔

مکرم مولانا صاحب مرحوم کے وہاں پہنچنے پر آپ کی آمد کی خبر بجلی کی طرح سارے شہر بلکہ سارے علاقہ میں پھیل گئی اور لوگ جوق در جوق آپ کے پاس آنے شروع ہوئے۔ دیکھنے والے دوستوں کا کہنا ہے کہ کئی دفعہ عشاء کے بعد سے شروع ہو کر گفتگو صبح تک جاری رہتی۔ پوچھنے والے کئی کئی ہوتے اور باری باری آتے لیکن حضرت مولوی صاحب اکیلے تھے۔ جو ان سب کے سوالات کا جواب دیتے زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ وہاں بھی اللہ تعالےٰ کی مدد سے جماعت قائم ہو گئی۔ اور سب سے پہلے وہاں ایک دوست نقیب تیلیے نے بیعت کی۔ اور جب ۱۹۲۹ء میں مولانا صاحب وہاں سے واپس قادیان تشریف لائے تو اس وقت پاڈانگ شہر۔ ڈور کوپیانگ میں باقاعدہ جماعتیں قائم تھیں۔ پاڈانگ کی جماعت کی تعداد سینکڑوں کی تھی۔ اور ایک ایک دو دو گھرانے تو بوکیت تنگی۔ پاڈانگ پنجنگ۔ فریامن اور باتو سنکر میں بھی تھے۔ غرضیکہ خدا تعالےٰ نے مکرم مولوی صاحب کو ایک بڑی اور مخلص جماعت قائم کرنے کی توفیق بخشی فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

میں نومبر ۱۹۳۱ء میں مبلغین کلاس پاس کرنے کے بعد مکرم مولانا صاحب کے ساتھ سماٹرا روانہ ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مولانا صاحب کو حکم ہوا کہ وہ مجھے سماٹرا (پاڈانگ) میں چھوڑ جائیں اور خود جاوا میں مشن قائم کرنے کے لئے چلے جائیں۔

روانگی کے وقت جو پارٹی ہمیں دی گئی اس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو تین اہم نصائح فرمائیں۔ اوّل جو لوگ زیر تبلیغ ہیں ان سے واقفیت پیدا کی جائے۔ دوم وہاں کی زبان اور عادات کا غور سے مطالعہ کیا جائے۔ سوم ملکی سیاسی معاملات میں دخل نہ دیا جائے۔

ان تین نصائح میں سے میرے لئے دوسری نصیحت کا دوسرا حصہ قابل تعجب تھا۔ یعنی لوگوں کی عادات کا مطالعہ۔ لیکن جب میں پاڈانگ پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ مکرم مولانا رحمت علی صاحب کی کامیابی کا راز اسی میں مضمر ہے۔ انہوں نے ان لوگوں کی عادات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لیا۔ ان میں گھل مل گئے۔ حتی کہ ان میں سے ہر ایک یہی خیال کرتا کہ مولانا صاحب ان کے گھرانے کے ایک فرد ہیں احمدیوں کو تو احمدیت کی وجہ سے مولانا صاحب سے ایک نہ ٹوٹنے والا رشتہ محبت پر مجبور کر رہا تھا۔ لیکن میں نے خود اپنی آنکھوں سے غیر احمدیوں کو دیکھا کہ وہ بھی آپ سے بہت محبت کرتے۔ وہ احمدی نہ تھے لیکن وہ مولوی صاحب سے ضرور محبت کرتے اور عزت بھی کرتے۔ پاڈانگ میں ہمارے دار التبلیغ کے پہلو میں ایک عرب رہا کرتا تھا۔ جب وہ کوئی اچھا کھانا پکاتا تو مولانا صاحب کو ضرور بھجوا دیتا۔ اور جب ملتا تو خوشی اور محبت سے ملتا۔ اسی تعلق کے نتیجہ میں مولانا صاحب کے جانے کے بعد مجھ سے بھی اس کے تعلقات اچھے ہے۔ (باقی)

ولادت

مورخہ ۱۱ ... کو مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کی درازیٔ عمر اور اس کے خادم دین ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار احمد دین مدرس پرائمری سکول کڑیالی ضلع گجرات

رسالہ الفرقان کا خادم نمبر

رسالہ الفرقان کا خاص نمبر جو جناب محترم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم مجاہد سلسلہ کے حالات زندگی پر مشتمل ہوگا جلسہ سالانہ پر شائع ہو رہا ہے۔ جو احباب یہ اعلان پڑھتے ہی نظم و نثر میں اپنے تاثرات بھجوا دیں گے وہ شامل اشاعت ہو سکیں گے۔

یہ رسالہ ۸۰ صفحات پر شائع ہو رہا ہے ٹائیٹل آرٹ پیپر کا ہوگا۔ ایک رسالہ کی قیمت بارہ آنے ہوگی۔ خریدار بننے والے احباب کو یہ رسالہ مفت ملے گا۔ ان سے کوئی علیحدہ رقم نہ لی جائے گی۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن جامعہ احمدیہ کا اجلاس

انشاء اللہ العزیز مورخہ بائیس دسمبر ۵۸ء بعد نماز مغرب جامعہ احمدیہ میں اولڈ بوائز ایسوسی ایشن ایک دعوت عشائیہ کا اہتمام کر رہی ہے۔ تمام وہ دوست اور بزرگ جنہوں نے ابھی تک کسی وجہ سے اس ایسوسی ایشن میں شمولیت نہیں فرمائی۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اولین فرصت میں اپنے نام اور ضروری کوائف بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ ان کا نام بطور ممبر درج کیا جائے۔

(اقبال احمد شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ)

کلرک کی فوری ضرورت

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کو ایک محنتی دیانتدار اور حساب کتاب سے واقفیت رکھنے والے کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ بالمقطعہ چالیس روپے ماہوار دی جائے گی۔

خواہشمند حضرات پندرہ دسمبر تک اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔

(جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

روہڑی میں ایک الوداعی تقریب

مورخہ ۵۸-۱۱-۷ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ روہڑی کی جماعت کی طرف سے محترم چوہدری عبد الحمید صاحب چیف انجینئر روہڑی سیمنٹ ورکس کے اعزاز میں الوداعی پارٹی دی گئی جس میں صوفی محمد رفیع صاحب ڈویژنل امیر بھی شریک ہوئے۔

چوہدری صاحب موصوف تقریباً تیس سال C.C.A کی ملازمت میں گذار کر چیف انجینئر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ اور سالہا سال سے جماعت کے پریذیڈنٹ چلے آرہے تھے۔ چوہدری صاحب موصوف نہایت بااخلاق مخلص متقی۔ پرہیزگار دین کی خدمت کا شوق رکھنے والے وجود ہیں۔ موصوف کا حلقہ اثر وسیع ہے۔ اور سبھی ان کے بلند اخلاق کی وجہ سے مداح ہیں۔ معزز مہمانوں کی تواضع مٹھائی اور چائے سے کی گئی۔ چائے سے فارغ ہو کر مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال سکھر نے ایڈریس پیش کیا۔ اور چوہدری صاحب موصوف نے جوابی ایڈریس میں احباب کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ اور اجلاس ختم ہوا۔ احباب جماعت مکرم چوہدری صاحب موصوف کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ انکو لمبی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ نیز جماعت احمدیہ روہڑی چوہدری صاحب کے جانے سے جو کمی محسوس کر رہی ہے اللہ تعالیٰ اسکو پورا کرے۔ آمین ثم آمین۔

(چوہدری) نذر محمد نذیر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ روہڑی سندھ

اعلان نکاح

مورخہ ۵۸-۱۱-۷ کو میرے لڑکے عزیزم نثار احمد صاحب باغبانپورہ لاہور کا نکاح ہمراہ امۃ الکریم صاحبہ بنت مرزا غلام محمد صاحب چغتائی احمد نگر نزد ربوہ بعوض چودہ سو روپے حق مہر ہوا۔ اس نکاح کا اعلان بعد نماز عصر مسجد احمدیہ احمد نگر میں احباب جماعت کی موجودگی میں بشیر احمد صاحب قمر نے کیا۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ اس نکاح کے بابرکت اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید ہونے کی دعا فرمائیں۔

(عبد الرحمٰن بقلم خود)

چندہ جلسہ سالانہ کیلئے

ماہ دسمبر میں خصوصی جدوجہد کی جائے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ میں شامل ہوں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جلسہ سالانہ کے لئے زیادہ خرچ کی ضرورت ہوگی۔ لیکن سال رواں کے لئے جلسہ سالانہ کا جو بجٹ رکھا گیا تھا۔ ابھی تک اس میں ۳۰٪ رقم وصول ہوئی ہے۔ بے شک ماہ نومبر کی وصول شدہ اقوام ابھی تک نہیں پہنچیں۔ لیکن اس وقت تک جو وصولی کی رفتار ہے اس کی بناء پر نظارت بیت المال کے نزدیک ضروری ہے کہ ماہ دسمبر میں چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے خصوصی جدوجہد کی جائے۔ ورنہ خدشہ ہے کہ بعض جماعتیں اخیر سال تک بھی اپنے چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا نہیں کر سکیں گی۔ خدشہ یہ نہیں کہ خدانخواستہ جلسہ سالانہ کا خرچ پورا نہیں ہوگا۔ خرچ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے ضرور پورا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس دفعہ بھی احباب جماعت کو توفیق دے گا کہ وہ بطیب خاطر اپنے اپنے حصہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں۔ خدشہ یہ ہے کہ اگر تمام جماعتیں ماہ دسمبر میں اس چندہ کی وصولی کے لئے پورا پورا انتظام نہ کریں تو بعض جماعتیں اس ثواب سے محروم رہ جائیں گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ستمبر مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۹ر اکتوبر ۱۹۵۸ء میں فرمایا ہے کہ

"اسی طرح میں ربوہ والوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ پر آنیوالے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں۔ اگر وہ ان کی مہمان نوازی نہیں کریں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنیں گے۔ ان کے کھانے پر جس قدر خرچ ہوتا ہے وہ تو خود اپنے چندہ کے ذریعہ بھجوا دیتے ہیں۔ ربوہ والوں کا کام صرف اتنا ہی رہ جاتا ہے کہ ان کی خدمت کریں۔"

پس جو جماعتیں چندہ جلسہ سالانہ کی طرف سے لاپرواہی اختیار کرتی ہیں۔ انہیں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے کہ وہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کرنے میں کوتاہی کر کے کہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد تو نہ بن جائیں گی۔ لہذا میں تمام جماعتوں کے احباب سے التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کا جائزہ لیں اور اگر ابھی تک خاطر خواہ وصولی نہ ہو چکی ہو تو ماہ دسمبر میں یہ کمی پوری کرنے کے لئے اپنے عہدہ داروں کا ہاتھ بٹائیں تا اس طرح مل جل کر تمام جماعتیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر لیں۔ آمین

(ناظر بیت المال ربوہ)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر "الفضل" کا خاص نمبر

حسب معمول انشاء اللہ تعالیٰ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مقدس تقریب پر روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت اہم دینی مضامین پر مشتمل ہوگا۔ اور تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔

بزرگان سلسلہ اور دیگر اہل قلم حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ چونکہ پرچہ کی تیاری اب شروع ہے۔ اس لئے از راہ کرم جلد سے جلد مضامین تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔

اس نمبر کی غیر معمولی طور پر وسیع اشاعت ہوتی ہے۔ لہذا

مشتہر و ایجنٹ اصحاب

بھی جلد سے جلد اشتہارات اور پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔

پشاور ریجن میں ایک کروڑ روپے کے دعاوی کی واپسی اور تصحیح

مہاجرین کی طرف سے درخواستوں کا سلسلہ جاری ہے

پشاور ۵ دسمبر۔ پشاور ریجن میں اب تک متروکہ جائداد کے جو دعاوی واپس لئے گئے ہیں یا جن میں تخفیف کرا دی گئی ہے۔ ان کی مالیت چھیانوے لاکھ اڑسٹھ ہزار نو سو ستانوے روپے ہے

ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور راولپنڈی ڈویژنوں میں مہاجرین کی طرف سے جھوٹے دعاوی واپس لینے اور مالیت میں تخفیف کی درخواستیں دینے کا سلسلہ برابر جاری ہے

سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ۱۳ ہفتوں میں ستر لاکھ تیس ہزار روپے کی مالیت کے جھوٹے دعاوی واپس لے لئے گئے اور اسی لاکھ ساٹھ ہزار روپے کی مالیت کے آٹھ دعاوی میں تصحیح کرائی گئی۔ مزید براں ایڈیشنل کلیم کمشنر شمالی زون پشاور کو اسی ایسے افراد کی طرف سے دعاوی منسوخ کرنے کی درخواستیں وصول ہوئی ہیں۔ جنہوں نے میعاد گزرنے کے بعد کلیم رجسٹر کرائے تھے۔ ان کی مالیت بھی لاکھوں روپے ہے۔

مغربی پاکستان میں ایک ہفتے کے دوران چیچک سے ۱۱۰ اموات

لاہور ۵ دسمبر۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق ۲۲ نومبر کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران تمام مغربی پاکستان میں چیچک کی ۲۲۵ وارداتیں ہوئیں۔ جن میں سے ایک سو دس مہلک ثابت ہوئیں۔

اسی مدت میں اٹھائیس افراد ہیضے میں مبتلا ہوئے جن میں سے سترہ جانبر نہ ہو سکے۔ چیچک کی سب سے زیادہ وارداتیں (۲۷) ضلع ملتان کی تحصیل کبیر والا میں ہوئیں جہاں ۱۲ افراد انتقال کر گئے۔ دوسرے نمبر پر ضلع جھنگ کی تحصیل شورکوٹ رہی۔ جہاں انیس مریضوں میں سے تین انتقال کر گئے۔

ہیضہ کی وبا خیرپور اور حیدر آباد ڈویژنوں میں محدود رہی۔ زیر تبصرہ مدت میں کسی حصے سے کسی اور متعدی مرض کے پھوٹنے کی اطلاع نہیں ملی۔

درخواست دعا

میرے چچا ملک شیر محمد صاحب کو تانگہ سے گر کر بہت چوٹیں آئی ہیں احباب دعا کریں صحت دے

ملک محمد دین خادم کارکن دفتر آبادی ربوہ

جنوبی افریقہ سے اپیل کرنیکی سفارش

اقوام متحدہ ۵ دسمبر اقوام متحدہ کی خاص سیاسی کمیٹی نے ایک قرارداد میں جنرل اسمبلی سے سفارش کی ہے کہ جنوبی افریقہ میں پاکستانی اور ہندوستانی نسل کے باشندوں سے سلوک کے تنازعہ پر پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں سے بات چیت کرے یہ قرارداد ایران میکسیکو فلپائن اور یوگوسلاویہ نے پیش کی تھی قرارداد میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ نے بھارت اور پاکستان کی حکومتوں کے ان مراسلات کا جواب تک نہیں دیا جن میں بات چیت کرنے کے لئے کہا گیا تھا

انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی

لاہور ۵ دسمبر محکمہ تعمیرات عامہ عنقریب لائلپور انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی کی تعمیر کا کام شروع کر دے گا یہ پاکستان میں اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے اس ادارے کی تعمیر پر قریباً ۳۰ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا اس رقم میں سے پندرہ لاکھ روپیہ کولمبو پلان کے تحت حکومت امریکہ اور کالونی ٹیکسٹائل ملز قبل ازیں دے چکی ہے

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸½	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵½	۱۰½	۱۵½									
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵½	۱۰½	۱۵½									

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے

(جنرل مینجر)

پاکستان کی خاطر بے پناہ قربانیوں پر مہاجرین کو صدر ایوب کا خراج تحسین

کراچی کے قریب بے خانماں افراد کی "کورنگی کالونی" کا افتتاح

کراچی ۷ دسمبر۔ صدر مملکت جنرل محمد ایوب خاں نے کل یہاں بے خانماں لوگوں کے لئے ایک نئی بستی کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے ان مسلمانوں کی قربانیوں کی تعریف و ستائش کی جو تقسیم ملک کے بعد بھارت سے یہاں آئے تھے۔ آپ نے کہا پاکستان کی سابقہ حکومتیں ان مہاجرین کو سیاسی اغراض کے لئے ایک آلہ کار بناتی رہی ہیں۔

جنرل محمد ایوب خاں نے اپنی مختصر سی تقریر میں کہا۔ میری حکومت مہاجرین کی آبادکاری کے مسئلہ سے قومی اور ہنگامی بنیادوں پر نپٹنے کا تہیہ کر چکی ہے۔

صدر نے کہا کہ مہاجرین نے پاکستان کی خاطر عظیم ترین قربانیاں دی ہیں۔ اب ہم ان اسی لاکھ مہاجرین کی آبادکاری کے زبردست مسئلہ سے دوچار ہیں۔ اور یہ مسئلہ جلد از جلد حل ہونا چاہیئے۔

صدر ایوب نے کہا۔ میں نے لاکھوں مہاجرین کے بڑھتے ہوئے اندیشوں، فزوں تر مصائب اور روز افزوں مایوسی کو بڑی تشویش کی نظر سے دیکھا ہے۔ گذشتہ دس سالوں میں حکومتوں نے یکے بعد دیگرے مہاجرین سے وعدے کئے جو کبھی ایفا نہ ہوئے۔ لاکھوں روپے مہاجرین کے نام پر ضائع کرائے گئے لیکن ان کی آبادکاری کی کوئی دیانتدارانہ کوشش نہ کی گئی۔ چنانچہ مہاجرین کی حالت اس حد تک گر گئی کہ وہ قومی مایوسی کی بدترین مثال بن کر رہ گئے۔

کراچی کے قریب مہاجرین کی یہ نئی بستی "کورنگی کالونی" کے نام سے مشہور ہوگی۔ یہ بستی تین ہزار تین سو ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہوگی اور اس میں ۱۳ ہزار کوارٹر بنائے جائیں گے۔ بستی میں روزانہ پچاس کوارٹر تعمیر کئے جائیں گے۔

صدر جنرل ایوب نے کہا "ہم مہاجرین کو مستقل جائے رہائش مہیا کرنے کے لئے اضافی بستیاں تعمیر کریں گے جو ہر لحاظ سے اپنی ضروریات کی خود کفیل ہوں گی۔ سکول ہسپتال، مارکیٹ، پوسٹ آفس، پولیس سٹیشن، سڑکیں، باغات، صفائی کا انتظام، پانی کی بہم رسانی، بجلی، ٹرانسپورٹ۔ الغرض یہاں مہاجرین کو تمام سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔"

صدر نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ ان سہولتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ آپ نے یاد دلایا کہ قومی وسائل بڑے محدود ہیں۔ اور ہمیں اپنے ملکی وسائل سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہیئے۔

دعاوی اور متروکہ املاک سے متعلق معلومات

(بقیہ صفحہ اوّل)

یا اس پر عمل کرنے میں پس و پیش کرے گا۔ اس کے رتبہ اور حیثیت کا لحاظ رکھے بغیر اس کے ساتھ پوری سختی کی جائے گی۔

یہ بات بھی خاص طور پر نوٹس میں لائی گئی ہے کہ بعض لوگ محسوس کر رہے ہیں کہ بالآخر ان کی حیثیت اور اثر و رسوخ انہیں قانون کی گرفت سے بچانے گا۔ ان لوگوں کو میں متنبہ کرتا ہوں کہ نئی حکومت کو عوام اور مملکت کی طرف سے عاید کردہ ایک مقدس فرض سے عہدہ برآ ہونا ہے۔ ملک کے قوانین کا امیر اور غریب پر مساوی اطلاق ہوگا۔ لہذا اب بھی وقت ہے کہ اس انتباہ پر خاص توجہ مبذول کریں اور دیانتدار شہریوں کا سا کردار روا رکھیں۔

برلن کو آزاد شہر قرار دینے کی تجویز ناقابل قبول ہے

لنڈن ۷ دسمبر۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سیلون لائیڈ نے دارالعوام میں امور خارجہ پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا مغربی برلن کو آزاد اور غیر فوجی شہر قرار دینے کے متعلق روسی تجویز ناقابل قبول ہے۔ کیونکہ ہماری رائے میں نام نہاد آزاد مغربی برلن کی آزادی برقرار رہنے کا بالکل کوئی امکان نہیں۔ آپ نے کہا تاہم اس مسئلہ پر ہم روس سے ہر وقت بات چیت کے لئے تیار ہیں۔

مسٹر سیلون لائیڈ نے کہا مغربی جرمنی کے مسئلہ کا صحیح حل یہ ہے کہ مشرقی اور مغربی جرمنی کو متحد کر کے برلن کو اس کا دارالحکومت بنا دیا جائے۔ آپ نے کہا جرمنی کا اتحاد یورپ کی سلامتی کا ایک لازمی عنصر ہے۔ اگر متحدہ جرمنی نے نیٹو میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا تو کیا ہم روسی فوجوں کے انخلاء سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے۔ اور نیٹو کی حدود سے دو سو میل مشرق کی طرف لے جائیں گے۔

درخواست دعا: مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کے والد محترم جناب قاضی محمد حسین صاحب کوروڑ وال ضلع سیالکوٹ میں بعارضہ بخار بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو جلد صحت یاب فرمائے آمین۔